بسم اللہ الرحمن الرحیم

تحفظ حرمین شریفین اور ہماری ذمہ داری!

اداریہ

رئیس التحریر کے قلم سے

عرب بہار کے نام سے اٹھنے والی تحریک نے تیونس کے بعد مصر، لیبیا، شام، یمن اور بحرین کو اپنی لپیٹ میں لیا۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے حالات خراب ہوئے۔ خصوصاً مصر، شام، یمن میں حالات نہ صرف خراب ہوئے بلکہ بہت خون ریزی ہوئی۔ جو کہ اب تک جاری ہے۔ اس آگ کی تپش پڑوسیوں تک بھی گئی۔ خصوصاً سعودی عرب اس سے متاثر ہوا۔ بعض نادان اور ناعاقبت اندیش حکمرانوں نے سعودی عوام کو بھی ابھارا۔ کہ وہ بھی بادشاہت کے خلاف کھڑے ہو جائیں۔ لیکن سعودی عوام نے یکسر اس مطالبہ کو مسترد کر دیا۔ اور یہ حکومتیں بے حد مایوس ہوئیں۔ یمن جس کے لیے سعودی حکومت کی ان گنت عنایات ہیں۔ اور قدم قدم پر مالی، اخلاقی، قانونی امداد شامل ہیں۔ اسی یمن میں بعض شرپسندوں نے ایرانی آشیرباد پر علم بغاوت بلند کیا۔ اور اس کا رخ سعودی عرب کی طرف کیا۔ اور بار بار یہ اعلان کیا گیا کہ وہ بہت جلد حرمین شریفین پر قبضہ کر لیں گے۔ اور اسی لیے سعودی سرحدوں پر بلا اشتعال یکطرفہ گولہ باری کی گئی۔ اور کئی بے گناہ شہریوں کا قتل کیا۔ ان کی اس شرانگیزی اور ظلم وزیادتی پر سعودیہ نے صبر وتحمل سے کام لیا۔ لیکن جب دن بدن ان کا رویہ اور زیادہ اشتعال انگیز ہوا۔ تو پھر مجبوراً سعودی حکومت نے ان شرپسندوں کے ٹھکانوں پر حملہ کیا۔ اور انہیں پسپا ہونے پر مجبور کیا۔ ظاہر ہے اس کی سب سے زیادہ تکلیف ایران کو ہوئی۔ کیونکہ وہی یمن باغیوں کی پشت پناہی کرتا ہے۔ لہٰذا اپنی سبکی اور شرمندگی کو چھپانے کے لیے حرمین شریفین میں اپنے دہشت گرد بھیج دیئے۔ جو مختلف وقتوں میں وہاں تخریب کاری کرتے رہے۔ خاص کر گذشتہ حج کے موقعہ پر منیٰ کا حادثہ انہی بدبختوں کی وجہ سے رونما ہوا۔ جس میں سینکڑوں لوگ شہید ہوئے۔ اور اسی طرح مدینہ منورہ میں رونما ہونے والا حادثہ کی منصوبہ بندی بھی ان ناپاک لوگوں نے کی۔ مقام شکر ہے کہ اس قدر تخریب کاری اور شرپسندی کے خلاف حکومت سعودیہ نے بروقت کاروائی کر کے ان تمام عناصر کو نہ صرف گرفتار کیا۔ بلکہ بے نقاب کیا۔ اور حرمین شریفین کے امن کو بحال کیا۔ عمرہ اور حج پر آنے والے ضیوف الرحمٰن کو مکمل تحفظ فراہم

کیا۔اور آئندہ کے لیے ایسے اقدمات اٹھائے ہیں۔ کہ کسی کو حرمین شریفین کے امن کو خراب کرنے کی جرأت نہ ہوگی۔ ان شاء اللہ۔ ایران کے مکروہ عزائم بہت واضح ہیں۔اور وہ اس سال بھی حج کے موقعہ پر دہشت گردی کرنا چاہتا تھا۔اس لیے حکومت سعودیہ نے ان پر پابندی عائد کردی۔

حرمین شریفین (اللہ تعالیٰ ان کی عظمت اور حرمت کو قائم رکھے۔اور اس میں برکت فرمائے) تمام مسلمانوں کے لیے مقدس اور محترم شہر ہیں۔اور کسی کو ان کی حرمت پامال کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔اس کے لیے ہر غیرت مند مسلمان قربانی دینے کے لیے تیار ہے۔اپنے ان جذبات کے اظہار کے لیے جگہ جگہ تحفظ حرمین شریفین کانفرنسیں، ریلیاں اور جلوس نکالے گئے۔اور سعودی حکومت کو یقین دلایا کہ مسلمانوں کا بچہ بچہ کٹ سکتا ہے۔لیکن حرمین شریفین پر آنچ نہیں آنے دیں گے۔

اس ضمن میں مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان نے متعدد کانفرنسیں، سیمینارز، کنونشن اور ریلیاں منعقد کیں ہیں۔جن میں عظیم ریلی لاہور میں نکالی گئی۔جس سے ان لوگوں کو واضح پیغام گیا۔ جو پاکستان کی سرزمین پر حرمین شریفین کے لیے سازشیں کرتے ہیں۔اب اس تحریک میں مزید توانائی پیدا کرنے کے لیے ایک عظیم الشان اتحاد امت اور عظمت حرمین شریفین کنونشن بتاریخ 21 اگست 2016 کو اسلام آباد میں منعقد ہوا۔جس کی صدارت علامہ پروفیسر ساجد میر نے کی۔اس میں پاکستان بھر سے ممتاز علماء مشائخ، سکالرز اور کارکنان کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔جبکہ بہت سارے مہمانان گرامی سفراء اور عمائدین نے بھی رونق بخشی۔

اس کنونشن میں جامعہ سلفیہ کا ایک باوقار وفد بھی شامل ہوا۔جس کی قیادت چودھری یٰسین ظفر پرنسپل جامعہ سلفیہ نے کی۔اس میں جامعہ سلفیہ کی انتظامیہ، اساتذہ اور طلبہ شامل تھے۔

کنونشن میں مقررین نے واضح موقف اختیار کیا۔ کہ حرمین شریفین تمام مسلمانوں کا قبلہ اور مرکز اسلام ہیں۔مدینہ منورہ سے دلی وابستگی جزء ایمان ہے۔لہذا کسی کو اس بات کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔کہ حرمین شریفین کو میلی آنکھ سے بھی دیکھے۔ایسے بدبخت کی آنکھ پھوڑ دی جائے گی۔حرمین شریفین امن کا گہوارہ ہے۔یہاں زائرین اور حجاج عبادت اور بندگی کے لیے آتے ہیں۔لہذا ان کے جان و مال آبرو کی حفاظت سعودی حکومت کی اولین ترجیح ہے۔اس میں رخنہ ڈالنے والے کسی بھی رعایت کے مستحق نہیں۔

عظیم الشان کنونشن نے پورے عزم و استقلال کے ساتھ حکومت سعودیہ کو یقین دلایا ہے کہ ان کے شانہ بشانہ کھڑے ہیں۔کسی بھی ہنگامی صورت حال میں کروڑوں اہل حدیث اپنی جانوں کا

نذرانہ پیش کریں گے۔ایک طرف پوری امت مسلمہ مختلف چیلنجز کا مقابلہ کر رہی ہے۔مگر دوسری طرف شر پسند عناصر مرکز اسلام کے خلاف سازشیں کر رہے ہیں۔اب پوری دنیا کے مسلمان جان چکے ہیں۔کہ سیاہ عبا کے نیچے ملا نہیں شر پسند ہیں۔امن نہیں فساد ہے۔اس لیے وہ ان سے شدید نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔اور انہیں باور کراتے ہیں۔کہ باز آجائیں اور اپنی حدود میں رہیں۔اور بلاوجہ اشتعال انگیزی پر ہیز کریں۔

مثالی کنونشن میں ناظم اعلی وفاق المدارس السّلفیہ نے بھی اپنے جذبات کا اظہار کیا۔اور کہا کہ حرمین شریفین سے ہماری ایمانی وابستگی ہے۔اس کے لیے ہم ہر قربانی دینے کو تیار ہیں۔کسی شر پسند کو یہ اجازت نہ دیں گے۔کہ وہ حرمین شریفین کے تقدس کو پامال کرے۔انہوں نے خادم الحرمین الشریفین کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔اور امن کی بحالی پر مبارک باد پیش کی۔اور ان کی جرأت اور حزم وعزم کی تحسین فرمائی۔اور امید ظاہر کی کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو بخوبی سمجھتے ہیں۔اور کسی بھی شر پسند کو حرمین شریفین میں داخلے کی اجازت نہ دیں گے۔

کنونشن سے پر جوش خطاب الشیخ عبدالرحمٰن المعادۃ نے کیا۔انہوں نے حالات پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ جب پاکستان نے ایٹمی قوت حاصل کر لی۔اور دھماکے کیے نہ صرف پاکستان بلکہ پورے عالم اسلام میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔اور پاکستان زندہ باد کے نعرے لگے۔کیونکہ پوری دنیا کے مسلمان اسے اپنی قوت سمجھتے ہیں۔انہوں نے پاکستانی عوام کی تعریف کی۔اور فرمایا کہ مذہب سے گہری دلچسپی رکھتے ہیں۔کنونشن سے قبلہ اول مسجد اقصیٰ کے امام وخطیب نے بھی خطاب کرتے ہوئے مرکزی جمعیت اہل حدیث کا شکریہ ادا کیا۔اور کہا کہ فلسطین اور بیت المقدس کی آزادی کے لیے پاکستان کی سیاسی اخلاقی حمایت کا خیر مقدم کرتے ہیں۔کنونشن کے مہمان خصوصی الشیخ ڈاکٹر عبدالرحمٰن الغنام نے بھی خطاب کرتے ہوئے خادم الحرمین الشریفین کا سلام پہنچایا۔اور کہا کہ پاکستان اور سعودی عوام کے دل یکساں ڈھڑکتے ہیں۔مقام شکر ہے کہ عالم اسلام کی مشکلات کے حل کے لیے پوری امت اتحاد واتفاق کا مظاہرہ کر رہی ہے۔انہوں نے پروفیسر ساجد میر، ناظم اعلی حافظ عبدالکریم کا خصوصی شکریہ ادا کیا۔ترکی کے مفتی اعظم الشیخ رحیمی یاران نے بھی خطاب کیا۔اور ترکی کے حالیہ انقلاب پر پاکستانی عوام کے جذبات کی تحسین فرمائی۔پاکستان میں سعودی سفیر نے بھی مرکزی جمعیت اہل حدیث کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔اور سعودی موقف کی حمایت پر شکریہ ادا کیا۔